Majallah Tahqiq
Research Journal of
the Faculty of Oriental Learning
Vol: 35, Sr.No.94, 2014, pp 59 - 70

مجلہ تحقیق
مجلّہ کلیہ علوم شرقیہ
جلد ۳۵، جنوری۔مارچ ۲۰۱۴ء، شمارہ ۹۴

حضرت سلطان باہوؒ اور تکذیبِ حبِ دنیا

سید عنصر اظہر☆

Abstract:

Hazrat Sultan Bahu and Takzeeb-e-Hub-Duniya

Allah Almighty has bestowed human being with the Capacity to Choose between right and wrong to make him superior specie. Human being has been conferred with unlimited blessings yet with choice to leave them for the greater intention of having divine adore of eternal Beloved.

Denial of the lust for worldly belongings for the attainment of devout insight, meditation and revelation of heavenly secrets has been remained as a basic ingredient in the teachings of all Sufi orders. To attain this state of selflessness, one has to be alienated in beginning while moving ahead to be above any covet, crave or lust for material gains whatsoever. A large number of great Sufis of different ages including Ali Hajveri ,Fareed ud Din Ganj Shakar ,Bu Ali Qalander ,Nizam ud Din Awlia,Shahbaz Qalendar and Hzrat Sultan Bahu (RA) have practically proven to keep themselves aloof from all the material voracities to reach the pinnacle where Beloved Almighty engulfs the pure souls.

Being a Wali Allah from the cradle, Hazrat Sultan Bahu (RA) has strongly emphasized the need of the denial of worldly lusts. In his view ,negation of material attractions would certainly takes a true seeker to the point where he qualifies to be before Lord among the disciples of Holy Prophet (Peace be upon Him).

In this paper titled "Hazrat Sultan Bahu and Takzeeb-e-Hub-Duniya", author has made an attempt to depict the discourse of Hazrat Sultan Bahu (RA) on the subject of self negation and denial of lust of worldly belongings.

خطہ ہند میں اسلام کی ترویج واشاعت میں صوفیاء کرام کے کردار سے کسی صورت انحراف

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ کالج ماڈل ٹاؤن لاہور

ممکن نہیں ، داتا گنج بخشؒ، حضرت میاں میرؒ، حضرت توختہ ترمذیؒ، حضرت بہاء الدین زکریا ملتانیؒ ، حضرت شاہ رکن عالمؒ، حضرت بوعلی قلندرؒ، حضرت شہباز قلندرؒ اور ایسے ہی بہت سے متشرح صوفیاء کرام نے اس خطے کو مشرف بہ اسلام کیا وہیں صوفیاء نے شعراء کے روپ میں بھی اسلام کا پیغام بڑے موثر انداز میں پہنچایا، جن میں بابا بلھے شاہ، بابا فرید، شاہ حسین ، سچل سرمست، شاہ عبداللطیف بھٹائی اور حضرت سلطان باہوؒ کے اسماء کسی کہکشاں سے کم نہیں۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہوؒ مغلیہ دور کے آخری حصے میں شورکوٹ جھنگ میں پیدا ہوئے اور اس زمانے میں ہزاروں لوگوں نے ان کے وجود مسعود سے کسبِ فیض کیا، یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ ’’ان کے والد مردِ صالح ، پابند شریعت، حافظ قرآن اور فقیہہ مسئلہ دان تھے، حصول فرزند کی خاطر بی بی راستی سے شادی کی ، جو خود انتہائی پرہیز گار، صاحب کشف وحضرت کرامت خاتون تھی۔ انھوں نے بازید (سلطان باہوؒ کے والد بزرگوار) کا قلب ہی پلٹا دیا اور انھوں نے ترکِ دنیا اختیار کرلیا‘‘۔(۱) حضرت سلطان باہوؒ اور تکذیبِ حبِ دنیا ۲

پروفیسر احمد سعید ھمدانی ان کی والدہ کا تعارف کرواتے ہوئے لکھتے ہیں، ’’ان کے والدہ تصوف وعرفان میں بہت بلند مقام کی حامل تھیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان کی ولادت سے پہلے ہی ان کی والدہ ان کے رتبے اور مقام سے آگاہ تھیں اس لئے ان کا نام باہو رکھا‘‘۔(۲)

اس بات کا ذکر حضرت سلطان باہوؒ نے اپنی تصنیف محک الفقر کلاں میں بھی کیا ہے،

نام باہو مادر باہو نہاد زانکہ باہو دائمی باہو نہاد(۳)

(ترجمہ: باہو کا نام باہو کی ماں نے رکھا، ااس لئے کہ باہو ہمیشہ ھو کے ساتھ رہتا ہے)

تصوف وعرفان کے حوالے سے بی بی راستی نے سلطان باہو کی شخصیت پر بہت عمیق نقوش مرتب کیے۔ ڈاکٹر سلطان الطاف علی کہتے ہیں کہ ’’وہ ہستی جس نے سلطان باہو کی زندگی پر گہرے نقوش مرتب کیے، آپ کی والدہ محترمہ تھیں ، وہ ایک ولیہ کاملہ تھیں اور وہی راہ سلوک میں آپؒ کی راہبر بھی تھیں‘‘۔(۴)

حضرت سلطان باہوؒ محک الفقر کلاں میں اپنی مادر گرامی کے بارے میں یوں رقم طراز

ہیں، ’’بی بی راستی ذکر خفی الٰہی میں اسقدر مستغرق تھیں کہ ان کی آنکھوں سے آنسوں کی بجائے خون بہتا تھا جیسے کہ انھوں نے ذکر حضور حق کو پالیا ہو‘‘۔(۵)

حضرت سلطان باہوؒ مادر زاد ولی اور عارف کامل تھے جو مغل بادشاہ شاہجہان کے دور میں پیدا ہوئے، بچپن ہی سے ان کی عظمت کے آثار ان کی پیشانی سے ہویدا تھے۔ جو کوئی بھی ان کے چہرہ مبارک پر نگاہ ڈالتا اس کی ظاہری و باطنی حالت بدل جاتی اور وہ کفر ترک کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتا، سلطان الطاف علی کے بقول، ’’بچپن ہی سے انوارِ ولایت ان کے وجود سے ظاہر تھے اور بعد ازاں وہ باہو سے سلطان باہو پکارے جانے لگے‘‘۔(۶)

مناقب سلطانی میں لکھا ہے کہ، ’’حضرت غوث الثقلین کی طرح آپ بھی ماہِ رمضان میں شیرِ مادر نہ پیتے تھے‘‘۔(۷)

جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ حضرت سلطان باہوؒ کے کشف و کرامات بچپن ہی سے ظاہر تھے ڈاکٹر لاجونتی رام کرشن اس ضمن میں لکھتے ہیں کہ، ’’سلطان باہو بچپن ہی سے اس قدر مومن و مسلمان تھے کہ ان کے چہرے کے گرد نور کا حلقہ رہتا تھا اور جو ہندو بھی اس نور کے حلوے کو دیکھتا اس کے اثر کو قبول کرتا اور مسلمان ہو جاتا‘‘۔(۸)

یہ عارف کامل جو امام وقت، شہباز عارفان، سلطان العارفین، برہان الواصلین، صوفی با صفا اور سلطان الفقراء کے القاب سے معروف ہوئے، آپ نے فارسی زبان میں تقریباً ایک سو چالیس (۱۴۰) گراں قدر کتب تصنیف فرمائیں، ایک دیوان پنجابی شاعری اور ایک دیوان فارسی عارفانہ و صوفیانہ شاعری پر مشتمل آپ کے آثار ہیں، مگر آج فقط اکتیس (۳۱) آثار میسر ہیں کہ جو فقر و عرفان و تصوف کا مکمل احاطہ کرتے ہیں۔ حضرت سلطان باہوؒ کے ان آثار کے فکری و رعرفانی موضوعات کی تفصیل کچھ اس طرح ہے، ’’توحید، رسالت، پابندی شریعت، عشقِ حقیقی، ذکر الٰہی، سماع، تلقین امر و نہی، آرزوِ دیدار و وصل، احساس گناہ، عجز و انکسار، ہجر و فراق، جبر و قدر، ضبط نفس، فکر آخرت، بے ثباتی دنیا، علم و عمل، مراقبہ، فقر و فقیر، لقاء و رویت، تخلیق آدم و قیامت کا ظہور، فنا فی اللہ، کشف، یقین، ذکر، مرشد و طالب، اہمیت مرشد وغیرہ‘‘۔(۹)

دیگر صوفیا کی طرح حضرت سلطان باہوؒ کے ہاں بھی حب دنیا کی تکذیب بڑی شد و مد سے کی گئی ہے اور دنیا اور مال دنیا کی شدت سے تکفیر کی گئی ہے۔ پروفیسر احمد سعید ہمدانی کہتے ہیں کہ، ''صوفیاء کی اصطلاح میں دنیا سے مراد وہ کاروبار ہے جو عقائد دینی اور اخلاق حسنہ کو پسِ پشت ڈال کر صرف اس مقصد کے لئے اختیار کیا جائے کہ اس سے مال و دولت میں اضافہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ صوفیاء کے ہاں بعض مقامات پر اس سے مراد محض دولت دنیا بھی ہے اور دولت کے نتیجے میں حاصل ہونے والے خصائص یعنی آسائش و اقتدار بھی۔ صوفیاء نے انبیاء کی اقتداء میں اس قسم کے کاروبار کو جو اس نیت سے کیا جا رہا ہو، برا گردانا ہے''۔(۱۰)

معروف پنجابی دانشور اور محقق ڈاکٹر سرفراز حسین قاضی لکھتے ہیں کہ، ''حضرت سلطان باہو ہوراں کول بڑے ای سخت لفظاں وچ مذمت لبھ دی اے۔ دنیا اُنج وی حقیر تے ذلیل شے ای اے تے صوفیاں کول ایس نوں چھڈ دین دی تلقین ای لبھ دی اے''۔(۱۱)

ادھی لعنت دنیا تائیں ، ساری دنیا داراں ہو
جیں راہ صاحب خرچ نہ کیتی ، لین غضب دیاں ماراں ہو
پیوواں کولوں پت کو ہاوے، بھٹھ دنیا مکاراں ہو
ترک جنھاں دنیا تھیں کیتی، لیسن باغ بہاراں ہو(۱۲)

ڈاکٹر اختیار حسین کیف نیازی کے بقول، ''صوفیاء کرام کے نزدیک حق تعالیٰ سے غفلت کا نام ہے۔ ورنہ آسائش یا زر و زن وغیرہ اگر اللہ کے راستے میں رکاوٹیں نہیں بنتیں تو یہ مذموم نہیں، وہی دنیا مذموم ہے جو اللہ کے راستے میں رکاوٹ بنے''۔(۱۳)

پروفیسر احمد سعید ہمدانی کے مطابق، ''حضرت سلطان باہوؒ کے ہاں ترک دنیا سے مراد ترک محبت دنیا ہے کیونکہ یہاں دل میں دنیا کی محبت پیدا ہوئی، وہاں طمع نے ڈیرے ڈال دیئے اور طمع کی کوئی حد نہیں ہے''۔(۱۴)

ڈاکٹر سلطان الطاف علی اپنی فارسی تصنیف میں کچھ یوں رقمطراز ہیں، ''حضرت سلطان العارفین قدس اللہ سرہ در ہمہ تصانیف خود بارہا مذمت دنیا و دنیا دار کردہ اند۔ در نظر شان دنیا ہر آن چیز است کہ از خدا غافل کند یا از خالق حقیقی دور اندازد''۔(۱۵)

(ترجمہ: حضرت سلطان العارفین قدس اللہ سرہ نے اپنی تمام تصانیف میں بار ہا دنیا اور دنیا داروں کی مذمت کی ہے۔ ان کی نظر میں ہر وہ چیز جو خدا سے غافل کرے یا خالق حقیقی سے غافل کرے، دنیا ہے۔)

حضرت سلطان باہوؒ نے اپنی اکثر تصانیف میں تکذیب حب دنیا کی ہے۔کلید التوحید کلاں میں آپ فرماتے ہیں، ''اول ہر کہ از دل حبِ دنیا بیرون نبر کشد ہرگز بہ قرب اللہ و مجلس نبی اللہ ﷺ نرسد و از ہر یک موئی از قلب قالب ذکر جاری نگردد و معرفت و فقر خدا کہ فتح اصل است، بغیر از ترک دنیا نہ می رسد بہ وحدانیت وصل اگر چہ تمام عمر سر بسنگ زند''۔(۱۶)

(ترجمہ: جو شخص اپنے دل سے دنیا کی محبت کو باہر نہیں نکالتا وہ نہ تو اللہ تعالیٰ کا قرب اور مجلس محمدی ﷺ کی حضوری پا سکتا ہے، نہ اس کے ہر ایک بال اور قلب و قالب سے ذکر اللہ جاری ہو سکتا ہے، نہ اسے فقرت و معرفت الٰہی کی اصل فتح حاصل ہو سکتی ہے اور نہ ہی وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت و وصال تک پہنچ سکتا ہے چاہے عمر بھر سنگِ ریاضت سے سر ٹکراتا پھرے۔)

عین الفقر میں آپ فرماتے ہیں کہ،

از دل بدر کنم غم دنیا و آخرت یا خانہ ای جای رخت بود یا خیال دوست (۱۷)

(ترجمہ: میں اپنے دل سے غم دنیا و آخرت نکال دوں، گھر میں یا تو سامان کی جگہ ہوتی ہے یا خیال دوست کی۔)

عین العارفین میں حضرت سلطان باہوؒ فرماتے ہیں کہ، ''ہر کرا باشد از اسم اللہ آگاہ، ہر زمان و جان دیگر، سراز اِلٰہٗ زان نقش بندی۔ بجز نقاش چون ہر چہ باشد لا سوای اللہ از دل بشو۔ ترک دنیا سرِ عبادت اہل دل را لعین''۔(۱۸)

(ترجمہ: جو کوئی بھی اسم اللہ سے آگاہ ہے، اسے ہر لحظہ دوسری جان میسر ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ سے راز حاصل ہو جاتا ہے۔ نقاش یعنی اللہ تعالیٰ کے علاوہ جو چیز بھی ہو، اسے دل سے دھوڈالو۔ اہل دین کے لئے ترک دنیا عبادت کی جڑ ہے اور اہل دل کے لئے دنیا کی محبت لعنت ہے۔)

گنج الاسرار میں آپ فرماتے ہیں کہ،

آنچہ ازحق بازدارد دنیای زشت　　　آنچہ باحق می برد مزرعہ بہشت(۱۹)

(ترجمہ: جو چیز اللہ تعالیٰ سے دور رکھے وہ دنیائے زشت ہے اور جو چیز اللہ تعالیٰ کی طرف لے جائے وہ جنت کی کھیتی ہے۔)

حضرت سلطان باہوؒ محک الفقر خورد میں ایک حدیث کا حوالہ دینے کے بعد بھر پور انداز میں تکذیب دنیا کرتے ہیں، حدیث ہے کہ،''الدنیا جیفۃ وَطالبھا کلاب ،یعنی دنیا مردار ہے اور اس کے طالب کُتے ہیں پھر سلطان باہوؒ شعر لاتے ہیں کہ،

اہلِ دنیا کافرانِ مطلق اند　　　دائماً در چق چق و بق بق اند

اہل دنیا چون سگِ دیوانہ اند　　　دور شوز یشان کہ بس بیگانہ اند ۲۰

(ترجمہ: دنیادار مکمل طور پر کافر ہیں وہ ہمیشہ فضول بات کرتے ہیں، اہلِ دنیا دیوانے کُتے کی طرح ہیں، ان سے دور ہو جاؤ کہ یہ بیگانے ہیں۔)

حضرت سلطان باہوؒ ترک حبِ دنیا اور حبِ مال وزر کو صوفیاء اور اولیاء کا وصف بتاتے ہیں، مفتاح العارفین میں لکھتے ہیں،''

خلق را طاعت بود از کسب تن　　　عارفان را ترک مال و جاہ وتن ۲۱

(ترجمہ: مخلوق کی اطاعت تن پروری سے ہوتی ہے جب کہ عارفوں کی اطاعت مال و جاہ و تن کو ترک کرنے سے ہوتی ہے۔)

محک الفقر کلاں میں حضرت سلطان باہوؒ فرماتے ہیں کہ،''کسی را کہ سرِ نہاں دوام حاضر در ہر زمان است، حیرت آن را از ان است در حیرت پیدا شود، ترک دنیا سراسر سعادت است''۔(۲۲)

حضرت سلطان باہوؒ اور تکذیبِ حبِ دنیا ۵

(ترجمہ: جس کسی کو بھی سرِ نہاں حاصل ہے وہ دائمی طور پر ہر زمانہ میں حاضر ہے اور اسے حیرت اس وجہ سے ہے کہ حیرت میں ترک دنیا پیدا ہوتی ہے، اور دنیا کا ترک کرنا سراسر سعادت ہے۔)

محک الفقر کلاں میں ترک حبِ دنیا پر مختلف انداز سے اشعار میں بھی آپؒ نے اپنے اس نقطہ نظر کو تقویت بخشی ہے،

ناظران را نظر باشد بر اِلٰہ لعنتی بر مال دنیا، لعنتی بر عز و جاہ (۲۳)

(ترجمہ: طالب دیدار کی نظر صرف اللہ تعالیٰ پر ہوتی ہے، وہ دنیا کے مال اس کی محبت اور اس کی جاہ وحشمت پر لعنت بھیجتے ہیں)

ترک دنیا دِہ بیا راہِ خدا فقر را ہادیست ہادی مصطفیٰ ﷺ (۲۴)

(ترجمہ: دنیا کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے راستے پر آجا، فقر کی راہ کے ہادی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔)

حضرت سلطان باہوؒ فقر کو فیض عام اور راہِ دنیا کو شرک کہتے ہیں،

"راہِ فقر فیض است فیض عام، راہِ دنیا شرک است، مطلق حسد تمام"۔(۲۵)

آپ فرماتے ہیں کہ،

ترکِ دنیا کی تواند ہر خسی یا بوالہوس شیر مردی باید ت در بادیہ مردانہ ای (۲۶)

(ترجمہ: ہر گھٹیا شخص دنیا کو کب چھوڑ سکتا ہے۔ انسان کو شیر دل ہونا چاہیئے تاکہ جنگل میں بہادروں کی طرح رہ سکے۔)

حضرت سلطان باہوؒ کا فارسی غزل کا دیوان بھی ان کے عارفانہ وصوفیانہ افکار کا مظہر ہے، فارسی غزل میں بھی آپ نے تکذیبِ حُبِ دنیا بڑی شدومد سے کی ہے۔ مشکواۃ شریف اور ابنِ ماجہ کی احادیث (" ترکِ الدنیا راسِ کُل عبادۃ وحُبِ الدنیا راسِ کُلِ خطیۃ"، ترجمہ: دنیا سے منہ موڑنا تمام عبادتوں کی جڑ ہے اور دنیا کی محبت تمام گناہوں کی بنیاد ہے۔) کا حوالہ دیتے ہوئے تلمیح کے پیرائے میں ایک غزل مین تکذیبِ دنیا وحبِ دنیا کرتے ہیں، مطلع ملاحظہ کیجئے

حُبِ دنیا راس آمد کُلِ خطا تا نپنداریکہ این باشد عطا ۲۷

(ترجمہ: حبِ دنیا تمام خطاؤں کی بنیاد ہے، تاکہ تو اسے عطا نہ سمجھ لے)

ایک اور غزل میں آپ ﷺ کی ایک اور حدیث کا حوالہ دیتے ہوئے ترکِ دنیا کو ثابت کیا ہے، یہ حدیث حضرت ملا علی قادری نے 'عین العلم شرح زین الحلم' میں بیان کی ہے، ''قال علیہ اسلام، الدنیا جیفۃ وطالبہا کلاب''، (ترجمہ: دنیا ناپاک ہے اور اس کے طالب کُتے ہیں)

حضرت سلطان باہوؒ کی غزل کے اشعار ملاحظہ ہوں،

دنیا است عین جیفہ کلاب اند طالبان   این قول واضح است ز نبی آخر زمان

جیفہ است پی جیفہ چہ گردی تو چون سگان   ھان سگ نہ ای تو انسان پی جیفہ چیست غم (۲۸)

حضرت سلطان باہوؒ اور تکذیبِ حبِ دنیا ۶

(ترجمہ: دنیا [گلے سڑے حیوان کی طرح] مردار کا سرچشمہ ہے جس کے طالب کُتے ہیں۔ یہ بات نبی آخر الزمان ﷺ کے قول سے واضح ہے۔ تو جان لے کہ مردار کے پیچھے مردار لگا ہوا ہے، تُو کُتوں کی طرح اس کے پیچھے کیوں پھر رہا ہے، خبردار ہو تو کتا تو نہیں ہے بلکہ انسان ہے، مردار کا تجھے کیا غم ہے۔)

حضرت سلطان باہوؒ کے ہاں پنجابی اور فارسی میں جس تیقن اور شدت کے ساتھ اُس دنیا کی تکذیب کی گئی ہے جو خدا سے بے پرواہ اور غافل کر دیتی ہے شاید ہی کسی دوسرے صوفی شاعر کے ہاں ملتی ہوگی۔ آخر میں آپؒ کے چند اشعار فارسی اور پنجابی شاعری سے آپ کے نظریہ تکذیب حُبِ دنیا کے ذیل میں ملاحظہ ہوں:

ز دنیا تو ترک گیر کہ راس العبادت است   آری عبادتست و لیکن عنایت است

(ترجمہ: تو دنیا سے ترک کر لے کیونکہ یہی عبادت کی بنیاد ہے، ہاں عبادت ہے اور یہ عبادت عین عنایت ہے۔)

آنہا کہ ترک کرد ز اہلِ قناعت اند   عارف بگردِ دنیا ای جان کجا بگردد

ترجمہ: جنھوں نے ترک دنیا کیا وہ اہل عنایت میں سے ہیں، وہ حق شناس مرد ہے جو قناعت رکھتا ہے۔)

عارف بگردِ دنیا ای جان کجا بگردد   آنکس کہ ترک کرد از اہلِ سعادت است

(ترجمہ: اے میری عزیز جان، عارف دنیا کے پیچھے کب بھاگتا ہے، جس نے ترک دنیا اختیار کی وہ اہلِ سعادت میں سے ہے۔)

دنیا درین جہان چو مردار منجلاب است　　ہر کس گرفت با خود ز ہر این کفایت است

(ترجمہ: اس جہان میں دنیا پانی کت مردار گڑھے کی مانند ہے، جس نے اسے اپنے لئے لیا تو اس کے مرنے کے لئے یہ زہر کافی ہے۔)

آنکس کہ میل کرد بہمت تمام خویش　　بخشش بہ بین تو یاور ز اہلِ سعادت است

(ترجمہ: جس شخص نے اپنی پوری عالی حوصلگی سے کام لیا، تو اس کا بخت مددگار دیکھے گا کہ وہ اہل سعادت سے ہے۔)

پنجابی کلام میں بھی تکذیبِ دنیا کا نمونہ ملاحظہ کیجئے،

دنیا گھار منافق دے یا گھر کافر دے سوہندی ہو
نقش نگار کرے جیوں کردی عورت سوہنے منہ دی
بجلی وانگ کرے لشکارے سِر دے اتوں سوہندی ہو
حضرت عیسیٰؑ دی سِل وانگوں، وہندیاں راہ کوہیندی ہو (٣٠)

نیز فرماتے ہیں،

دنیا ڈھونڈن والے کُتے، در در پھرن حیرانی ہو
ہڈی اتے ہوڑ تنہاں دی، لڑ دیاں عمر وہانی ہو
عقل دے کوتاہ سمجھ نہ جانن پیون لوڑن پانی ہو
باجوں ذکر ربے دے باہو، کوڑی رام کہانی ہو (٣١)

☆☆☆☆

حوالہ جات

۱۔ سلطان حامد، مناقب سلطانی، دربار حضرت سلطان باہو شورکوٹ جھنگ، س ن، ص ۱۲

۲۔ احمد سعید ہمدانی پروفیسر سید، احوال و مقامات حضرت سلطان باہوؒ، ناشاد پبلشرز لاہور، ۱۹۹۶ء، ص ۲۹

۳۔ سلطان باہو حضرت، محک الفقر کلاں، حق باہو منزل لاہور، ۲۰۰۲ء ، ص ۱۶۶

۴۔ سلطان الطاف علی ڈاکٹر، احوال و آثار فارسی حضرت سلطان باہوؒ، انتشارات مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اسلام آباد، ۲۰۰۳ء ، ص ۳۴

۵۔ سلطان باہو حضرت، محک الفقر کلاں، حق باہو منزل لاہور، ۲۰۰۲ء، ص ۱۵

۶۔ سلطان الطاف علی ڈاکٹر، دیوانِ باہو فارسی، ادارہ تعلیم القرآن لاہور، ۲۰۰۴ء، ص ۱۵

۷۔ سلطان حامد، مناقب سلطانی، شبیر برادرز لاہور، س ن، ص ۲۷

۸۔ لاجونتی رام کرشن، پنجابی کے صوفی شاعر، بک ہوم مزنگ لاہور، ۲۰۰۴ء، ص ۷۷

۹۔ راغب حسین نعیمی، العارفین، العارفین پبلیکیشنز لاہور، ۲۰۰۱ء، ص ۴۶۴

۱۰۔ احمد سعید ہمدانی پروفیسر سید، احوال و مقامات حضرت سلطان باہوؒ، ص ۴۷

۱۱۔ سرفراز حسین قاضی ڈاکٹر، تصوف تے پنجابی دے صوفی شاعر، عزیز بک ڈپو لاہور، ۱۹۷۳ء، ص ۲۳۵

۱۲۔ ابوالکاشف قادری، شرح ابیات باہو، مشتاق بک کارنر لاہور، س ن، ص ۴۶

۱۳۔ اختیار حسین کیف نیازی ڈاکٹر، شاعری میں صوفیانہ اصطلاحات، ویل کم بک پورٹ کراچی۔ ۲۰۰۹ء، ص ۱۲۸

۱۴۔ احمد سعید ہمدانی پروفیسر سید، احوال و مقامات حضرت سلطان باہوؒ، ص ۴۳

۱۵۔ سلطان الطاف علی ڈاکٹر، احوال و آثار فارسی حضرت سلطان باہو، ص ۲۵۴

۱۶۔ سلطان باہو حضرت، کلید التوحید کلاں، العارفین پبلیکیشنز لاہور، ۲۰۱۰ء ،ص ۹۸

۱۷۔ سلطان باہو حضرت، عین الفقر، حق باہو منزل لاہور، ۱۹۹۸ء، ص ۴۶

۱۸۔ سلطان باہو حضرت، عین عارفین، حق باہو منزل لاہور، ۱۹۹۸ء، ص ۲۰

۱۹۔ سلطان باہو حضرت، گنج الاسرار، پروگریسو بکس لاہور، ۱۹۹۴ء، ص ۶۰

۲۰۔ سلطان باہو حضرت، محک الفقر خورد، حق باہو منزل لاہور، ۲۰۰۰ء، ص ۴۶

۲۱۔ سلطان باہو حضرت، مفتاح العارفین، حق باہو منزل لاہور، ۲۰۰۱ء، ص ۱۱۲

۲۲۔ سلطان باہو حضرت، محک الفقر کلاں، حق باہو منزل لاہور، ۲۰۰۲ء ،ص ۴۳۰

۲۳۔ سلطان باہو حضرت، محک الفقر کلاں، حق باہو منزل لاہور، ۲۰۰۲ء ،ص ۱۱۴

۲۴۔ سلطان باہو حضرت، محک الفقر کلاں، حق باہو منزل لاہور، ۲۰۰۲ء ،ص ۱۱۸

۲۵۔ سلطان باہو حضرت، محک الفقر کلاں، حق باہو منزل لاہور، ۲۰۰۲ء ،ص ۱۱۸

۲۶۔ سلطان باہو حضرت، محک الفقر کلاں، حق باہو منزل لاہور، ۲۰۰۲ء ،ص ۵۵۲

۲۷۔ سلطان باہو حضرت، حق باہو منزل لاہور، دیوان باہو فارسی، ص ۷۸

۲۸۔ سلطان باہو حضرت، حق باہو منزل لاہور، دیوان باہو فارسی، ص ۱۰۰

۲۹۔ سلطان باہو حضرت، حق باہو منزل لاہور، دیوان باہو فارسی، ص ۱۰۲

۳۰۔ ابوالکاشف قادری، شرح ابیات باہو، ص ۲۳۴

۳۱۔ ابوالکاشف قادری، شرح ابیات باہو، ص ۲۳۶

کتابیات

۱۔ احوال و آثار فارسی حضرت سلطان باہوؒ، ڈاکٹر سلطان الطاف علی، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اسلام آباد، ۲۰۰۳ء

۲۔ احوال و مقامات حضرت سلطان باہوؒ، پروفیسر سید احمد سعید ہمدانی، ناشاد پبلشرز لاہور، ۱۹۹۶ء

۳۔ العارفین، العارفین پبلی کیشنز لاہور، ۲۰۰۱ء

۴۔ پنجابی کے صوفی شاعر، لاجونتی رام کرشن، بک ہوم مزنگ لاہور، ۲۰۰۴ء

۵۔ تصوف تے پنجابی دے صوفی شاعر، ڈاکٹر سرفراز حسین قاضی، عزیز بک ڈپو لاہور، ۱۹۷۳ء
۶۔ دیوان باہو فارسی، ڈاکٹر سلطان الطاف علی، ادارہ تعلیم القرآن لاہور، ۲۰۰۴ء
۷۔ شاعری میں صوفیانہ اصطلاحات، ڈاکٹر اختیار حسین کیف نیازی، ویلکم بک پورٹ کراچی، ۲۰۰۹ء
۸۔ شرح ابیات باہوؒ، ابولکاشف قادری، مشتاق بک کارنر لاہور
۹۔ عین العارفین، حضرت سلطان باہوؒ، حق باہو منزل لاہور، ۱۹۹۸ء
۱۰۔ عین الفقر، حضرت سلطان باہوؒ، حق باہو منزل لاہور، ۱۹۹۸ء
۱۱۔ کلید التوحید کلاں، حضرت سلطان باہو، العارفین پبلی کیشنز لاہور، ۲۰۱۰ء
۱۲۔ گنج الاسرار، حضرت سلطان باہو، پروگریسو بکس لاہور، ۱۹۹۴ء
۱۳۔ محک الفقر خورد، حضرت سلطان باہوؒ، حق باہو منزل لاہور، ۲۰۰۰ء

۱۴۔ محک الفقر کلاں، حضرت سلطان باہوؒ، حق باہو منزل لاہور، ۲۰۰۲ء
۱۵۔ مفتاح العارفین، حضرت سلطان باہوؒ، حق باہو منزل لاہور، ۲۰۰۱ء
۱۶۔ مناقب سلطانی، سلطان حامد، دربار حضرت سلطان باہو شورکوٹ جھنگ
۱۷۔ مناقب سلطانی، سلطان حامد، شبیر برادرز لاہور